حُسنُ المآب

فی ذِکرِ ابی تُراب

کرم اللہ وجہہ الکریم

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

فہرست

سرورق
حرف آغاز
الآيات القرآنية
الاحاديث النبوية
مصادر التخريج

سرورق

حُسْنُ الْمَآب فِي ذِکْرِ أَبِي تُرَاب کرم اللہ وجہ الکريم
(سيدنا علی کرم اللہ وجھہ الکريم کا ذکرِ جميل)
تصنيف : شيخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

معاونِ ترجمہ و تخريج: حافظ ظہير اَحمد الاسنادی
زير اِہتمام : فريد ملت (رح) ريسرچ اِنسٹيٹيوٹ
www.research.com.pk
مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل: اگست 2011ء
تعداد: 1,200
قيمت: -/35 روپے
نوٹ: شيخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تمام تصانيف اور خطبات و ليکچرز کے ريکارڈ شدہ آڈيو/ ويڈيو کيسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہميشہ کے لئے تحريکِ منہاجُ القرآن کے لئے وقف ہے۔
(ڈائريکٹر منہاجُ القرآن پبليکيشنز)
منہاجُ القرآن پبليکيشنز
365- ايم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، +92 42 111-140-140
يوسف مارکيٹ، غزنی سٹريٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695
sales@minhaj.org - www.minhaj.org

مَوْلَاي صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰي حَبِيْبِکَ خَيْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِم
اَيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ
(صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلَيْهِ وَ عَلٰي آلِه وَ اَصْحَابِه وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حُسْنُ الْمَآب فِي ذِكْرِ أَبِي تُرَاب کرم اﷲ وجه الکريم

حرف آغاز

مولائے کائنات ابو تراب سیدنا علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی ذاتِ اقدس کسی تعارف کی محتاج نہیں بلکہ خود تعارف آپ کا محتاج ہے۔ علی وہ جو دریائے معرفت کا شناور، کتابِ حق کا مفسر ، علمِ الٰہی کا امین، نفسِ رسول، زوجِ بتول، ابو الحسن اور ابو الحسین، نبی کا راز دان، وصی رسول، باب مدینۃ العلم، غازی بدر و حنین، فاتح خیبر، امام الاولیاء و الصلحاء، امام الثقلین، قائد المتقین اور امیر المؤمنین و المسلمین ہے، علی مولود کعبہ، شہید مسجد اور آیۂ رحمت اور سایۂ برکت و رافت ہے۔

بارگاہِ رسالت میں حاصل مقام مرتبہ ہی سیدنا علی علیہ السلام کی اِیمانی فضیلت اور ذاتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غیر معمولی وابستگی کی دلیل ہے۔ آپ وہ عظیم الصفات شخصیت ہیں کہ آپ کی ذات میں شرفِ صحابیت کے ساتھ ساتھ شرفِ اَہلِ بیت بھی جمع کر دیا گیا۔ حضرت علی علیہ السلام کی پرورش و تربیت چونکہ خود معلّم انسانیت اور مربی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ قبول اسلام سے قبل بھی زمانہ جاہلیت کی آلائشوں، آلودگیوں اور بت پرستی کی نجاستوں سے دور رہے۔ آپ ان شخصیات میں سے ہیں کہ جنہوں نے قبول حق میں ایک لمحہ بھی تامّل نہ کیا اور صرف آٹھ یا دس سال کی عمر میں سب سے پہلے قبولِ اسلام اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب سیدۂ کائنات حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا تھیں اور مردوں میں سے محبوب تر ان کے شوہر حضرت علی علیہ السلام تھے۔'' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی بیان فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی تمام عرب کا سردار ہے۔''

مولائے کائنات تاجدار اقلیم ولایت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی زندگی کا ایک گوشہ آپ کی تمام فضیلتوں پر حاوی ہے کہ آپ کو زوجِ بتول ہونے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکمِ الٰہی سے آپ کا نکاح سیدۂ کائنات فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کیا جس میں چالیس ہزار فرشتوں نے بطور گواہ شمولیت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ کائنات سے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں نے تمہارا نکاح اپنی امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے؟''

باری تعالیٰ ہمیں ان عظیم منابع علم و ولایت سے اکتسابِ فیض کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے تصدق سے ہمارے ایمان کی بھی حفاظت فرمائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یکے از سگانِ اہلِ بیت
(حافظ ظہیر اَحمد الاِسنادی)
رِیسرچ اسکالر، فریدِ ملت رِیسرچ انسٹی ٹیوٹ

حُسْنُ الْمَآب فِي ذِكْرِ أَبِي تُرَاب کرم اﷲ وجه الکريم

الآيات القرآنية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1. إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًاo

(الأحزاب، 33: 33)

’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo‘‘

2. قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى .

(الشوری، 42: 23)

’’فرما دیجئے: میں اِس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت (اور اﷲ کی قربت) سے محبت (چاہتا ہوں)۔‘‘

3. وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًاo

(الإنسان، 76: 8)

’’اور (اپنا) کھانا اﷲ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیںo‘‘

4. الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَo

(البقرة، 2: 274)

’’جو لوگ (اﷲ کی راہ میں) شب و روز اپنے مال پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور (روزِ قیامت) ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گےo‘‘

5. وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ آوَواْ وَّنَصَرُواْ أُولَـئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌo

(الأنفال، 8: 74)

’’اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اﷲ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہِ خدا میں گھر بار اور وطن قربان کر دینے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ حقیقت میں سچے مسلمان ہیں، ان ہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہےo‘‘

حُسْنُ الْمَآب فِي ذِکْرِ أَبِي تُرَاب کرم اﷲ وجه الکريم

الاحاديث النبوية

1. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 642، الرقم: 3735، والنسائي في السنن الکبری، 5 / 43، الرقم: 8137، وأحمد بن حنبل في المسند، 4 / 367، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 371، الرقم: 32106، والحاکم في المستدرک، 3 / 147، الرقم: 4663.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حاکم نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَصَلّٰي عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّ.لاَثَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 640، الرقم: 3728، والحاکم في

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

المستدرک، 3 / 121، الرقم: 4587، والمناوي في فيض القدير، 4 / 355.

’’ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

2. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضی الله عنه فَدَخَلَ مَعَه، ثُمَّ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَأَدْخَلَه، ثُمَّ قَالَ: (إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِرَکُمْ تَطْهِيْرًا).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم ، 4 / 1883، الرقم: 2424، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 370، الرقم: 36102، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 672، الرقم: 1149، وابن راهويه في المسند، 3 / 678، الرقم: 1271، والحاکم في المستدرک، 3 / 159، الرقم: 4707، والبيهقي في السنن الکبری، 2 / 149.

’’حضرت عائشہ رضی اﷲ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اﷲ عنہما آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اﷲ عنہا آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اﷲ وجہہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’اے اہلِ بیت! اﷲ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

3. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم : (إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِرَکُمْ تَطْهِيْرًا) فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا رضی الله عنهم فَجَلَّلَهُمْ بِکِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ رضی الله عنه خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَه بِکِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِرْهُمْ تَطْهِيْرًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ نَحْوَهُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰي شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب التفسير، باب ومن سورة الأحزاب، 5 / 351، الرقم: 3205، وأيضًا في کتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم ، 5 / 663، الرقم: 3787، والحاکم في المستدرک، 3 / 158، الرقم: 4705.

’’پروردئہ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اﷲ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہلِ بیت! اﷲ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے‘‘ نازل ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسینث کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

4. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (قُلْ لَّا أَسْأَلُکُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَی) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ.

أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، 3 / 47، الرقم: 2641، وأيضًا، 11 / 444، الرقم: 12259، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 669، الرقم: 1141، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 168.

’’حضرت عبد اﷲ بن عباس رضی اﷲ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ’’اے محبوب! فرما دیجیے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں۔‘‘ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اﷲ! آپ کی قرابت والے یہ کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔‘‘
اس حدیث کو امام طبرانی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔
5. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ لَهُ وَ قَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَه عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَه رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَمَا تَرْضٰي أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰي إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَه وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُه قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِه أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَ كُمْ) [آل عمران، 3 : 61]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَآءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 4 / 1871، الرقم: 2404، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 638، الرقم: 3724.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض غزوات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے (مدینہ منورہ میں) چھوڑ دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ’’آپ فرما دیجیے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔‘‘ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

6. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ عَلِيًّا رضی الله عنه حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتّٰى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا. وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلاَّ أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْخَطِيْبُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: قُلْتُ: لَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي رَافِعٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِه لٰكِنْ لَمْ يَقُلْ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا. وَقَالَ الْهِنْدِيُّ: حَسَنٌ.

أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، فضائل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 6 / 374، الرقم: 32139، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 11 / 324، الرقم: 6142، والبيهقي في دلائل النبوة، 4 / 212، والعسقلاني في لسان الميزان، 4 / 196، الرقم: 521، وأيضًا في فتح الباري، 7 / 478، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 111، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، 2 / 137، وابن هشام في السيرة النبوية، 4 / 306، والهندي في كنز العمال، 13 / 60، الرقم: 36431، والسيوطي في تاريخ الخلفاء / 167.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ (اُکھاڑ کر) اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اُٹھاتے تھے۔‘‘
اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، خطیب بغدادی، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کی مثال حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جسے امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے لیکن اس میں چالیس آدمیوں کا ذکر نہیں کیا۔ امام متقی ہندی نے اسے حسن کہا ہے۔

7. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰي أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰي؟ إِلَّا أَنَّه لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، 4 / 1602، الرقم: 4154، ومسلم في

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان رضى الله عنه، 4 / 1871، 1870، الرقم: 2404، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 638، الرقم: 3724، وأحمد بن حنبل في المسند، 1 / 185، الرقم: 1608، وابن حبان في الصحيح، 15 / 370، الرقم: 6927.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں (اپنا نائب بنا کر)چھوڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیاآپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

8. عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضى الله عنه: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسْمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل علي أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، 1 / 86، الرقم: 78، وابن حبان في الصحيح، 15 / 367، الرقم: 6924، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 47، الرقم: 8153، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 365، الرقم: 32064، وأبو يعلى في المسند، 1 / 250، الرقم: 291، والبزار في المسند، 2 / 182، الرقم: 560، وابن أبي عاصم في السنة، 2 / 598، الرقم: 1325.

’’حضرت زِر (بن حبیش) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا! حضور نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

9. عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ لَا يُحِبُّکَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُکَ إِلاَّ مُنَافِقٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 643، الرقم: 3736.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا: (اے علی!) مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 635، الرقم: 3717، وأبو يعلى في المسند، 12 / 362، الرقم: 6931، والطبراني في المعجم الكبير، 23 / 375، الرقم: 886.

’’حضرت اُم سلمہ رضی اﷲ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

11. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضى الله عنه قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضى الله عنه.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 635، الرقم: 3717، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 579، الرقم: 979، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 6 / 295، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 285. 286.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

12. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ . . . أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَکَّ شُعْبَةُ). . . عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ رَوَي شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم .

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 633، الرقم: 3713، والطبراني في المعجم الكبير، 5 / 195، 204، الرقم:5071، 5096.

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ في الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 134، الرقم: 4652، والطبراني في المعجم الكبير، 12 / 78، الرقم: 12593، وابن أبي عاصم في السنة / 602، الرقم: 1359، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 12 / 343، وابن كثير في البداية والنهاية، 5 / 451، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 45 / 77، 144، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 108.

وَقَد رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أيضًا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنه في الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أخرجه ابن أبي عاصم في السنة / 602، الرقم: 1355، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 366، الرقم: .32072

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ ايُوْبِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه فِي الْكُتُبِ الآتِيَةِ:

أخرجه ابن أبي عاصم في السنة / 602، الرقم: 1354، والطبراني في المعجم الكبير، 4 / 173، الرقم: 4052، والطبراني في المعجم الأوسط، 1 / 229، الرقم: 348.

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه عبد الرزاق في المصنف، 11 / 225، الرقم: 20388، والطبراني في المعجم الصغير، 1 / 71، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 143، وابن أبي عاصم في السنة / 601، الرقم: 1353، وابن كثير في البداية والنهاية، 5 / 457.

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِکِ بْنِ حُوَيْرَثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 19 / 252، الرقم: 646، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 177، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 106.

’’حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابو سریحہ۔ ۔ ۔ یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما۔ ۔ ۔ سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، اُنہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

13. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، في رواية طويلة: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِي: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله عنه، 5 / 632، الرقم: 3712، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 132، الرقم: 8474، وأحمد بن حنبل في المسند، 1 / 330، الرقم: 3062، وابن حبان في الصحيح، 15 / 373، الرقم: 6929، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 372. 373، الرقم: 32121، وأبو يعلى في المسند، 1 / 293، الرقم: 355، والحاكم في المستدرک، 3 / 119، الرقم: 4579، والطبراني في المعجم الكبير، 18 / 128، الرقم: 265.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

14. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضى الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، إِلاَّ أَنَّه لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَه.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، 1 / 45، الرقم: 121،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

والنسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی الله عنه / 32. 33، الرقم: 91.
’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا:میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے خصائص علی بن ابی طالب میں روایت کیا ہے۔
15. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم ذَکَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُه، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَتَغَيَرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلٰی، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.
أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 347، الرقم: 22995، والنسائي في السنن الکبری، 5 / 130، الرقم: 8465، وابن أبي شيبة في المصنف، 12 / 84، الرقم: 12181، والحاکم في المستدرک، 3 / 110، الرقم: 4578.
’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تنقیص کی تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام احمد، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔
16. عَنْ عَمْرِو ذِي مُرٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنهما قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.
أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، 5 / 192، الرقم: 5059، والنسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی الله عنه / 100. 101، الرقم: 96، وابن کثير في البداية والنهاية، 4 / 170، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 104، 106.
’’عمرو ذی مر اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔‘‘
اس حدیث کوامام طبرانی اور نسائی نے خصائص میں روایت کیا ہے۔
17. عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰی سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه فَقَالَ: هٰذَا فُ. لَانٌ لِأَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ يَدْعُوْ عَلِيًّا رضی الله عنه عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ: فَيَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَ: يَقُوْلُ لَهُ: أَبُوْ تُرَابٍ. فَضَحِکَ. قَالَ: وَاللهِ، مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم وَمَا کَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب القرشي الهاشمي رضی الله عنه، 3 / 1358، الرقم: 3500، وأيضًا في کتاب الأدب، باب التکني بأبي تراب وإن کانت له کنية أخري، 5 / 2291، الرقم: 5851، ومسلم في الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن أبي طالب رضی الله عنه، 4 / 1874، الرقم: 2409.
’’حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ فلاں شخص امیر مدینہ حضرت علی کو منبر پر بیٹھ کر برا بھلا کہتا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: آخر وہ کہتا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ وہ انہیں ابو تراب کہتا ہے۔ آپ یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا: خدا کی قسم! ان کا یہ نام تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا ہے اور خود انہیں کوئی نام اس نام سے زیادہ محبوب نہیں۔‘‘
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔
18. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم ، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ

عَلِيٍّ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُه ثِقَاتٌ.
أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 10 / 156، رقم: 10305، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 129، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 204، والمناوي في فيض القدير، 2 / 215.
’’حضرت عبد اﷲ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اﷲ تعالیٰ نے مجھے حکم دیاہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔‘‘
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔
وفي رواية: قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (عبد اﷲ بن أحمد بن محمد بن حنبل): وَجَدْتُ فِي کِتَابِ أَبِي (أحمد بن محمد بن حنبل) بِخَطِّ يَدِه، فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: أَوَ مَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُکِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَکْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُه ثِقَاتٌ.
أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 26، الرقم: 20322، وعبد الرزاق في المصنف، 5 / 490، الرقم: 9783، والطبراني في المعجم الکبير، 20 / 229، الرقم: 538، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 126، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 101.
’’ایک روایت میں حضرت ابو عبد الرحمن (عبد اﷲ بن احمد بن محمد بن حنبل) بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن محمد بن حنبل) کی کتاب میں ان کے ہاتھ کی لکھی تحریر میں یہ (الفاظ) پائے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اﷲ علیہا سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں نے تمہارا نکاح اپنی امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام احمد، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔
19. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاه، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّه، فَقَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا انْتَجَيْتُه وَلٰکِنَّ اﷲَ انْتَجَاهُ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.
أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 639، الرقم: 3726، وابن أبي عاصم في السنة، 2 / 598، الرقم: 1321، والطبراني في المعجم الکبير، 2 / 186، الرقم: 1756.
’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہیں کی، بلکہ خود اﷲ نے اس سے سرگوشی کی ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔
20. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنَبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُکَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُباً غَيْرِي وَغَيْرُکَ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰی، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.
أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 639، الرقم: 3727، والبزار في المسند، 4 / 36، الرقم: 1197، وأبو يعلی في المسند، 2 / 311، الرقم: 1042، والبيهقي في السنن الکبری، 7 / 65، الرقم: 13181.
’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرناہے۔‘‘
اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔
21. عَنْ أُمِّ عَطِيَةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، لَا تُمِتْنِي حَتّٰی تُرِيَنِي عَلِيًّا.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.
أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 643، الرقم: 3737، وأحمد بن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 609، الرقم: 1039، والطبراني في المعجم الكبير، 25 / 68، الرقم: 168، وأيضًا في المعجم الأوسط، 3 / 48، الرقم: 2432.

’’حضرت اِم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، میں نے حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعاکررہے تھے: یااللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک تو مجھے علی کو(خیرو عافیت سے) نہ دکھا دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

22. عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم : عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 636، الرقم: 3719، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 1 / 44، الرقم: 119، وأحمد بن حنبل في المسند، 4 / 165، الرقم: 17545. 17546، وأيضًا في فضائل الصحابة، 2 / 599، الرقم: 1023، والنسائي في خصائص علي رضی الله عنه / 91، الرقم: 74، وأيضًا في فضائل الصحابة / 15، الرقم: 44، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 366، الرقم: 32071، وأيضًا في المسند، 2 / 342، الرقم: 844.

’’حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کر سکتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

23. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي اﷲ عنهما، قَالَ: آخٰی رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اﷲِ، آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَه رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم : أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 636، الرقم: 3720، والحاکم في المستدرک، 3 / 15، الرقم: 4288، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42، الرقم: 51، والنووي في تهذيب الأسماء، 1 / 318.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار و مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: (اے علی!) تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

24. عَنْ عَبْدِ اﷲِ بْنِ عَمَرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: کُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم أَعْطَانِي، وَإِذَا سَکَتُّ ابْتَدَأَنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 637، 640، الرقم: 3722، 3729، والنسائي في السنن الکبری، 5 / 142، الرقم: 8504، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 366، الرقم: 32070، والحاکم في المستدرک، 3 / 135، الرقم: 4630، والمقدسي في الأحاديث المختارة، 2 / 235، الرقم: 614.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ہند جملی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی مجھ سے ہی ابتداء فرماتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

25. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه، قَالَ: کَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم طَيْرٌ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ يَأْکُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَأَکَلَ مَعَه.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 636، الرقم: 3721، والنسائي في السنن الکبری، 5 / 107، الرقم: 8398، والحاکم في المستدرک، 3 / 141، الرقم: 4650، والطبراني في المعجم الأوسط، 9 / 146، الرقم: 9372، والبزار في المسند، 9 / 287، الرقم: 3841، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، 3 / 454.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: یااﷲ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

26. عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّمِيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلٰی عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسَءَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ کَانَ أَحَبَّ إِلٰی رَسُوْلِ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ کَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة بنت محمد صلی الله عليه وآله وسلم ، 5 / 701، الرقم: 3874، والحاکم في المستدرک، 3 / 171، الرقم: 4744، والطبراني في المعجم الکبير، 22 / 403، الرقم: 1008، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 263، والمزي في تهذيب الکمال، 4 / 512، الرقم: 906، وقال: حسن غريب.

’’حضرت جمیع بن عمیر تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اﷲ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ آپ نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اﷲ عنہا۔ پھر کہا گیا: اور مردوں میں سے (کون سب سے زیادہ محبوب تھا)؟ آپ نے فرمایا: ان کے شوہر اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا معلوم نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

27. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: کَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلٰی رَسُوْلِ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة بنت محمد صلی الله عليه وآله وسلم ، 5 / 698، الرقم: 3868، والنسائي في السنن الکبری، 5 / 140، الرقم: 8498، وأيضًا في خصائص علي رضی الله عنه / 128، الرقم: 113، والحاکم في المستدرک، 3 / 168، الرقم: 4735، والطبراني في المعجم الأوسط، 7 / 199، الرقم: 7262.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سلام اﷲ علیہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

28. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم : أَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، 5 / 637، الرقم: 3723، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 634، الرقم: 1081، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 1 / 64، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 11 / 203.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

29. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ . وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.
أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر إسلام أمير المؤمنين علي رضی الله عنه، 3 / 137، الرقم: 4637، والديلمي في مسند الفردوس، 1 / 44، الرقم: 106.
’’حضرت عبد اﷲ بن عباس رضی اﷲ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔‘‘
اس حدیث کوامام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔
وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: وَاﷲِ، مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰی مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.
أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، 1 / 68، وابن سعد في الطبقات الکبری، 2 / 338.
’’ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی۔ بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔‘‘
اسے امام ابونعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔
30. عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی الله عنه يُضَحِّي بِکَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَه: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. وزاد أحمد: فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ أَبَدًا.
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰی. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.
أخرجه أبو داود في السنن، کتاب الضحايا، باب الأضحية عن الميت، 3 / 94، الرقم: 2790، وأحمد بن حنبل في المسند، 1 / 107، 149. 150، الرقم: 843، 1278، 1285، وأبو يعلی في المسند، 1 / 355، الرقم: 459، والحاکم في المستدرک، 4 / 255، الرقم: 7556، والبيهقي في السنن الکبری، 9 / 288، الرقم: 18970.
’’حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کیا کروں، لہٰذا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہوں۔‘‘ امام احمد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: لہٰذا میں ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہوں۔‘‘
اس حدیث کو امام ابوداود، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
31. عَنْ عَبْدِ اﷲِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ لِي: أَ يُسَبُّ رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم فِيْکُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اﷲِ، أَوْ سُبْحَانَ اﷲِ أَوْ کَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُه رِجَالُ الصَّحِيْحِ.
أخرجه النسائي في السنن الکبری، 5 / 133، الرقم: 8476، وأحمد بن حنبل في المسند، 6 / 323، الرقم: 26791، وأيضًا في فضائل الصحابة، 2 / 594، الرقم: 1011، والحاکم في المستدرک، 3 / 130، الرقم: 4615، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 130، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 266.
’’حضرت عبد اللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ یا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔
32. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: اشْتَکَی عَلِيًّا النَّاسُ. قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُه يَقُوْلُ: أَيُهَا النَّاسُ، لَا تَشْکُوْا عَلِيًّا، فَوَاﷲِ، إِنَّه لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اﷲِ، أَوْ فِي سَبِيْلِ اﷲِ.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.
أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 3 / 86، الرقم: 11835، وأيضًا في فضائل الصحابة، 2 / 679، الرقم: 1161، والحاكم في المستدرک، 3 / 144، الرقم: 4654، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 1 / 68، وابن عبد البر في الاستيعاب، 4 / 1857، الرقم: 3364.
’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ سو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کویہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میںبہت سخت ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام احمد، ابو نعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
33. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَنَّ النبي صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِيْ أَحَدٌ مِنَّا يُکَلِّمُه غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضى الله عنه.
رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.
أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ث، ذکر أسلام أمير المؤمنين علي رضى الله عنه، 3 / 141، الرقم: 4647، والطبراني في المعجم الأوسط، 4 / 318، الرقم: 4314، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 9 / 227، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 116.
’’حضرت ام سلمہ رضی اﷲ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمکلام ہونے کی جرات نہ ہوتی تھی سوائے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے۔‘‘
اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔
34. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي، وَحَبِيْبِي، حَبِيْبُ اللهِ، وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي، عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِي.
رَوَاهُ الْحَاکِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُه ثِقَاتٌ.
34: أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر إسلام أمير المؤمنين علي رضى الله عنه، 3 / 138، الرقم: 4640، والديلمي في مسند الفردوس، 5 / 325، الرقم: 8325، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 133.
’’حضرت عبداﷲ بن عباس رضی اﷲ عنہما سے مروی ہے کہ حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے۔ اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ اور اس کے لیے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔‘‘
اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔
35. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: طُوْبٰى لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَ فِيْکَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَکَذَّبَ فِيْکَ.
رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.
أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر إسلام أمير المؤمنين علي رضى الله عنه، 3 / 145، الرقم: 4657، وأبو يعلى في المسند، 3 / 178. 179، الرقم: 1602، والطبراني في المعجم الأوسط، 2 / 337، الرقم: 2157.
’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے فرماتے ہوئے سنا: (اے علی!) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے۔ اور ہلاکت ہو اس کے لیے جو تجھ سے بغض رکھتاہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔
36. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.
أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ث، 3 / 133، الرقم: 4625، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 /

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

305، والسخاوي في مقاصد الحسنة، 1 / 394، الرقم: 578، وقال: صحيح.
’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اﷲ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (تمام) اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی (تمام) عرب کا سردار ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم : اُدْعُوْا لِي سَيِدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اﷲِ، أَلَسْتَ سَيِدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِدُ الْعَرَبِ.
رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.
أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ث، 3 / 134، الرقم: 4626، والطبراني (عن أنس رضی الله عنه) في المعجم الکبير، 3 / 88، الرقم: 2749، وأيضًا في المعجم الأوسط، 2 / 127، الرقم: 1468، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 1 / 63.
’’ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اﷲ عنہا سے مروی ہے کہ حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں(تمام) اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی (تمام) عرب کا سردار ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔
37. عَنْ عَبْدِ اﷲِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم : اَلنَّظَرُ إِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ.
رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَشَوَاهِدُه عَنْ عَبْدِ اﷲِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه صَحِيْحَةٌ.
وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم : اَلنَّظَرُ إِلٰی عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.
وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه، وَأَيضًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم : اَلنَّظَرُ إِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.
37: أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ث، 3 / 152، الرقم: 4682، والطبراني في المعجم الکبير، 10 / 76، الرقم: 10006، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 5 / 58، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 119، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 351، 353، 355، والديلمي (عن معاذ بن جبل رضی الله عنه) في مسند الفردوس، 4 / 294، الرقم: 6865.
’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حضرت عبد اﷲ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی اس کے شواہد صحیح ہیں۔
ایک روایت میں حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔
ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔
وفي رواية: عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی الله عنه يُحِدُّ النَّظَرَ إِلٰی عَلِيٍّ رضی الله عنه فَقِيْلَ لَه، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ إِلٰی عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.
عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اﷲِ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم : اَلنَّظَرُ إِلٰي عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.
أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، 18 / 109، الرقم: 207، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 109، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 355.
’’ایک روایت میں حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا (کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟) انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اﷲ عنہما دونوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔
وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَا بَکْرٍ يُکْثِرُ النَّظَرَ إِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَه: يَا أَبَتِ، أَرَاکَ تُکْثِرُ النَّظَرَ إِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَةُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ إِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.
وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةِ ابْنَةِ الصِّدِّيْقِ، حَبِيْبَةِ حَبِيْبِ اﷲِ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي: إِنِّي أَرَاکَ تُطِيْلُ النَّظَرَ إِلٰی عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَةُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ فِي وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.
وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَلنَّظَرُ إِلٰی عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.
أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 355، 350، والزمخشري في مختصر کتاب الموافقة / 14.
’’ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ سو میں نے ان سے پوچھا: اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں ؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔
ایک روایت میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق، حبیبہ، حبیب اللہ رضی اﷲ عنہا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا: بے شک میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے)؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: علی کے چہرے کی تکنا عبادت ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔
ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔
وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنها يَقُوْلُ: رَجَعَ عُثْمَانُ إِلٰی عَلِيٍّ فَسَأَلَهُ الْمَصِيْرَ إِلَيْهِ فَصَارَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ يُحِدُّ النَّظَرَ إِلَيْهِ. فَقَالَ لَه عَلِيٌّ: مَا لَکَ يَا عُثْمَانُ، مَا لَکَ تُحِدُّ النَّظَرَ إِلَيَّ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ إِلٰی عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.
أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 350.
’’ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، کی طرف آئے اور انہیں اپنے پاس آنے کے لیے کہا، سو (جب) حضرت علی رضی اللہ عنہ، ان کے پاس آئے تو وہ انہیں لگاتار (بغیر نظر ہٹائے) دیکھنے لگے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عثمان! کیا ہوا؟ کیا وجہ ہے کہ آپ مجھے اس طرح مسلسل نگاہ جمائے دیکھ رہے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔۔
وفي رواية: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم : مَثَلُ عَلِيٍّ فِيْکُمْ أَوْ قَالَ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ کَمَثَلِ الْکَعْبَةِ الْمَسْتُوْرَةِ النَّظَرُ إِلَيْهَا عِبَادَةٌ، وَالْحَجُّ إِلَيْهَا فَرِيْضَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.
أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 356.
’’ایک روایت میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کی مثال تمہارے درمیان یا فرمایا: اس امت میں غلاف والے کعبہ کی سی ہے۔ اس کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور اس کی طرف حج کرنا فرض ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔
وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم : ذِکْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عَسَاكِرَ.
أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، 2 / 244، الرقم: 1351، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 356.
’’ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اﷲ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کا ذکر کرنا عبادت ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام دیلمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔
38. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.
أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ث، 3 / 134، الرقم: 4628، والطبراني في المعجم الأوسط، 5 / 135، الرقم: 4880، وأيضًا في المعجم الصغير، 2 / 28، الرقم: 720، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 134.
’’حضرت اُم سلمہ رضی اﷲ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماتے: علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (اکھٹے) آئیں گے۔‘‘
اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
39. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اﷲِ رضي الله عنهما، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى، وَأَنَا وَأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم : (وَجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ) (الرعد، 13: 4).
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.
أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ث، 2 / 263، الرقم: 2949، والطبراني في المعجم الأوسط، 4 / 263، الرقم : 4150، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، 1 / 49، والديلمي في مسند الفردوس، 4 / 303، الرقم: 6888، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 42 / 64، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 100.
’’حضرت جابر بن عبد اﷲ رضی اﷲ عنہما سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: اے علی! لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور تم ایک ہی نسب سے ہیں۔ پھر آپ نے (سورہ رعد کی اس آیہ مبارکہ کی) تلاوت فرمائی: ’’اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ہیں، جھنڈدار اور بغیر جھنڈ کے، ان (سب) کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔۔
40. عَنْ عَبْدِ اﷲِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم : أُوْحِيَ إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثٌ: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.
أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب معرفة الصحابة ث، 3 / 148، الرقم: 4668، والطبراني في المعجم الصغير، 2 / 192، الرقم: 1012، وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، 2 / 200، الرقم: 1454، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، 1 / 185، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 4 / 303.
’’حضرت عبد اﷲ بن اسعد بن زُرارہ رضی اﷲ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری طرف علی کے بارے میں تین باتوں کی وحی کی گئی: بے شک وہ (علی) مسلمانوں کا سردار ہے۔ اور متقین کا امام ہے اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کا قائد ہے۔‘‘
اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
41. عَنْ هُبَيْرَةَ خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی الله عنه فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم يَبْعَثُهُ بَالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهُ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِاخْتِصَارٍ كَثِيْرٍ وَإِسْنَادُ أَحْمَدَ وَبَعْضُ طُرُقِ الْبَزَّارِ وَالطَّبَرَانِيِّ فِي الْكَبِيْرِ حِسَانٌ.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 199، الرقم: 1719. 1720، وأيضًا في فضائل الصحابة، 2 / 600، الرقم: 1026، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 112، الرقم: 8408، وابن حبان في الصحيح، 15 / 383، الرقم: 6936، وأيضًا في الثقات، 2 / 303. 304، وابن أبي شيبة فيالمصنف، 6 / 369، 371، الرقم: 32094، 32110، والحاكم في المستدرک، 3 / 188، الرقم: 4802، والطبراني في المعجم الكبير، 3 / 79. 80، الرقم: 2719، 2724، وأيضًا في المعجم الأوسط، 2 / 336، الرقم: 2155، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 146.

’’حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہو گئی ہے جن سے نہ تو گذشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پا سکیں گے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ا ن کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تھے اور جبرائیل علیہ السلام آپ کی دائیں طرف اور میکائیل علیہ السلام آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اورآپ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو احمد، نسائی، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد نے بہت مختصراً بیان کیا اور امام احمد کی اسناد، اور بزار کے بعض طرق اور طبرانی کی الکبیر کی اسناد حسن ہیں۔

حُسْنُ الْمَآب فِي ذِكْرِ أَبِي تُرَاب کرم اللہ وجہ الکریم

مصادر التخريج

1- القرآن الحكيم.

2- احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (164.241ه / 780.855ء). المسند. بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، 1398ه / 1978ء.

3- ابن اسحاق، اسماعيل الجهضمي القاضي المالكي (199.282ه). فضل الصلاة علي النبي صلي الله عليه وآله وسلم . بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، 1397ه.

4- بخاري، ابو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن مغيره (194.256ه / 810.870ء). الأدب المفرد. بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، 1409ه / 1989ء.

5- بخاري، ابو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن مغيره (194.256ه / 810. 870ء). التاريخ الكبير. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه.

6- بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيره (194.256ه / 810. 870ء). الصحيح. بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، 1401ه / 1981ء.

7- بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (210.292ه / 825.905ء). المسند بيروت، لبنان: 1409ه.

8- بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسي (384.458ه / 994.1066ء). دلائل النبوة. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، 1405ه / 1985ء.

9- بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسي (384.458ه / 994.1066ء). السنن الصغري. مدينه منوره، سعودي عرب: مكتبة الدار، 1410ه / 1989ء.

10- بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسي (384.458ه / 994.1066ء). السنن الكبري. مكه مكرمه، سعودي عرب: مكتبه دار الباز، 1414ه / 1994ء.

11- بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسي (384.458ه / 994.1066ء). شعب الإيمان. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، 1410ه / 1990ء.

12- ترمذي، ابو عيسي محمد بن عيسي بن سوره بن موسي بن ضحاک سلمي (210.279ه / 825.892ء). السنن. بيروت، لبنان: دار الغرب الاسلامي، 1998ء.
13- ابن جعد، ابو الحسن علي بن جعد بن عبيد هاشمي (133.230ه / 750.845ء). المسند. بيروت، لبنان: مؤسسه نادر، 1410ه / 1990ء.
14 حارث، ابن ابي اسامه (186.282ه). بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث. مدينه منوره، سعودي عرب: مرکز خدمة السنة والسيرة النبويه، 1413ه / 1992ء.
15- حاکم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (321.405ه / 933.1014ء). المستدرک علي الصحيحين. مکه، سعودي عرب: دار الباز للنشر و التوزيع.
16 - ابن ابي حاتم، عبدالرحمن بن محمد بن ادريس بن مهران الرازي التميمي، ابو محمد (240. 327ه). علل الحديث. بيروت، لبنان: دار المعرفة، 1405ه.
17 - ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (270.354ه / 884.965ء). الصحيح. بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، 1414ه / 1993ء.
18 - ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد کناني (773.852ه / 1372. 1449ء). الإصابة في تمييز الصحابة. بيروت، لبنان: دار الجيل، 1412ه / 1992ء.
19- ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد کناني (773.852ه / 1372.1449ء). فتح الباري شرح صحيح البخاري. لاهور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلاميه، 1401ه / 1981ء.
20- ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد کناني (773. 852ه / 1372.1449ء). لسان الميزان. بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلمي المطبوعات، 1406ه / 1986ء.
21- ابن حيان، ابو محمد عبدالله بن محمد بن جعفر بن محمد انصاري اصبهاني (274. 369ه). العظمة. رياض، سعودي عرب: دار العاصمة، 1408ه.
22- ابن خزيمه، ابو بکر محمد بن اسحاق (223.311ه / 838.924ء). الصحيح. بيروت، لبنان: المکتب الاسلامي، 1390ه / 1970ء.
23- خطيب بغدادي، ابوبکر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (392. 463ه / 1002.1071ء). تاريخ بغداد. بيروت، لبنان: دار الکتب العلميه.
24- خطيب بغدادي، ابوبکر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (392. 463ه / 1002.1071ء). شرف أصحاب الحديث . انقره، ترکي : دار إحياء السنة النبويه.
25- دار قطني، ابو الحسن علي بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (306. 385ه / 918.995ء). السنن. بيروت، لبنان: دار المعرفه، 1386ه / 1966ء.
26- دارمي، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (181.255ه / 797.869ء). السنن. بيروت، لبنان: دار الکتاب العربي، 1407ه.
27- ابو داود، سليمان بن أشعث سبحستاني (202.275ه / 817.889ء). السنن. بيروت، لبنان: دار الفکر، 1414ه / 1994ء.
28- ديلمي، ابو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الهمذاني (445.509ه / 1053.1115ء). مسند الفردوس. بيروت، لبنان: دار الکتب العلميه، 1406ه / 1986ء.
29- ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد (673.748ه). ميزان الاعتدال في نقد الرجال. بيروت، لبنان، دارالکتب العلميه، 1995ء.
30- ابن راهويه، ابو يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم بن عبدالله (161.237ه / 778.851ء). المسند. مدينه منوره، سعودي عرب: مکتبة الايمان، 1412ه / 1991ء.
31- روياني، ابو بکر محمد بن هارون الروياني (307ه). المسند. قاهره، مصر: مؤسسه قرطبه، 1416ه.
32- سبکي، تقي الدين ابو الحسن علي بن عبد الکافي بن علي بن تمام بن يوسف بن موسي بن تمام أنصاري (683.756ه / 1284.1355ء). شفاء السقام في زيارة خير الأنام. حيدر آباد، بهارت: دائره معارف نظاميه، 1315ه.
33- سخاوي، ابو عبدالله محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابي بکر بن عثمان بن محمد (831.902ه / 1428.1497ء). القول البديع في الصلاة علي الحبيب الشفيع. مدينه منوره، سعودي عرب: المکتبة العلميه، 1397ه / 1977ء.

34- ابن السري، هناد الكوفي (152.243ه). الزهد. كويت: دار الخلفاء للكتاب، 1406ه.
35- ابن سعد، ابو عبد الله محمد (168.230ه / 784.845ء). الطبقات الكبري. بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعه و النشر، 1398ه / 1978ء.
36- ابن السُنّي،احمد بن محمد الدينوري (284.364ه). عمل اليوم والليلة. بيروت، لبنان: دار ابن حزم، 1425ه / 2004ء.
37- سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابي بكر بن محمد بن ابي بكر بن عثمان (849.911ه / 1445.1505ء). الدر المنثور في التّفسير بالمأثور. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1993ء.
38- شاشي، ابو سعيد هيثم بن كليب بن شريح (335ه / 946ء). المسند. مدينه منوره، سعودي عرب: مكتبة العلوم و الحكم، 1410ه.
39- شوكاني، محمد بن علي بن محمد (م1255ه). نيل الأوطار شرح منتقي الأخبار. بيروت، لبنان: دار الجيل، 1973ء.
40- ابن ابي شيبه، ابو بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان كوفي (159.235ه / 776.849ء). المصنف. رياض، سعودي عرب: مكتبة الرشد، 1409ه.
41- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360ه / 873.970ء). كتاب الدعاء. بيروت، لبنان: دارالكتب العلمية 1421ه / 2001ء.
42- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360ه / 873.971ء). مسند الشاميين. بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، 1405ه / 1984ء.
43- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360ه / 873.970ء). المعجم الأوسط. قاهره، مصر: دار الحرمين، 1415ه.
44- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360ه / 873.970ء). المعجم الصغير. بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، 1405ه / 1985ء
45- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360ه / 873.971ء). المعجم الكبير. موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثه.
46- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260.360ه / 873.971ء). المعجم الكبير. قاهره، مصر: مكتبه ابن تيميه.
47- طيالسي، ابو داود سليمان بن داود جارود (133.204ه / 751.819ء). المسند. بيروت، لبنان: دار المعرفه.
48- ابن ابي عاصم، ابو بكر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شيباني (206.287ه / 822.900ء). الآحاد والمثاني. رياض، سعودي عرب: دار الرايه، 1411ه / 1991ء.
49- ابن ابي عاصم، ابو بكر بن عمرو بن ضحّاكبن مخلد شيباني (206.287ه / 822.900ء). السنة. بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، 1400ه.
50- عبد بن حميد، ابو محمد بن نصر الكسي (249ه / 863ء). المسند. قاهره، مصر: مكتبة السنه، 1408ه / 1988ء.
51- عبد الرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (126.211ه / 744.826ء). المصنف. بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، 1403ه.
52- عجلوني، ابو الفداء اسماعيل بن محمد جراحي (1087.1162ه / 1676. 1749ء). كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث علي ألسنة الناس. بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، 1405ه / 1985ء.
53- ابن عدي، عبد الله بن عدي بن عبد الله بن محمد ابو احمد الجرجاني (277. 365ه). الكامل في ضعفاء الرجال. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1409ه / 1988ء.
54- ابن عساكر، ابو قاسم علي بن الحسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشقي الشافعي (499.571ه / 1105.1176ء). تاريخ دمشق الكبير المعروف ب.: تاريخ ابن عساكر. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1995ء.
55- ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيشاپوري (230.316ه / 845.928ء). المسند. بيروت، لبنان: دار المعرفه، 1998ء.
56- فسوي، ابو يوسف يعقوب بن سفيان (277ه). المعرفة والتاريخ. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، 1419ه / 1999ء.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

57- ابن قانع، عبد الباقي (265.351ه). معجم الصحابة. مدينه منوره، مكتبة الغرباء الاثرية، 1418ه.
58- ابن قتيبه، عبد الله بن مسلم بن قتيبه ابو محمد الدينوري (213.276ه). تأويل مختلف الحديث. بيروت، لبنان: دار الجليل، 1393ه / 1972ء.
59- قزويني، عبدالكريم بن محمد الرافعي. التدوين في أخبار قزوين. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، 1987ء.
60- ابن قيم، ابو عبدالله محمد بن ابي بكر ايوب الزرعي (691.751ه). جلاء الأفهام في فضل الصلاة علي محمد خير الأنام صلي الله عليه وآله وسلم . كويت: دار العروبه، 1407ه / 1987ء.
61- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير بن ضوء بن كثير بن زرع بصروي (701.774ه / 1301.1373ء). تفسير القرآن العظيم. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1401ه.
62 - كناني، احمد بن ابي بكر بن إسماعيل (762.840ه). مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه. بيروت، لبنان، دارالعربية، 1403ه.
62- ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (209.273ه / 824.887ء). السنن. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، 1419ه / 1998ء.
63- مالک، ابن انس بن مالکص بن ابي عامر بن عمرو بن حارث أصبحي (93. 179ه / 712.795ء). الموطأ. بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، 1406ه / 1985ء.
64- ابن مبارک، ابو عبد الرحمن عبد الله بن واضح مروزي (118.181ه / 736.798ء).كتاب الزهد. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه.
65- مزي، ابو الحجاج يوسف بن زكي عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن علي (654.742ه / 1256.1341ء). تهذيب الكمال. بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، 1400ه / 1980ء.
66- مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابوري (206.261ه / 821. 875ء). الصحيح. بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي.
67- مقدسي، عبد الغني بن عبد الواحد بن علي المقدسي، أبو محمد (541.600ه). الأحاديث المختارة. مكه المكرمه، سعودي عرب: مكتبة النهضة الحديثيه، 1410ه / 1990ء.
68- مقدسي، عبد الغني بن عبد الواحد بن علي، أبو محمد (541.600ه). الترغيب في الدعاء. بيروت، لبنان: دار ابن حزم، 1416ه / 1995ء.
69- مقدسي، محمد بن عبد الواحد حنبلي (643ه). فضائل الأعمال . قاهره ، مصر.
70- مناوي، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن علي (952.1031ه / 1545.1621ء). فيض القدير شرح الجامع الصغير. مصر: مكتبه تجاريه كبري، 1356ه.
71- منذري، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله بن سلامه بن سعد (581. 656ه / 1185.1258ء). الترغيب والترهيب من الحديث الشريف. بيروت، لبنان: دارالكتب العلميه، 1417ه.
72- نسائي، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب (215.303ه / 830.915ء). السنن. حلب، شام: مكتب المطبوعات، 1406ه / 1986ء.
73- نسائي، احمد بن شعيب، ابو عبدالرحمن (215.303ه / 830.915ء). السنن الكبري. بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، 1411ه / 1991ء.
74- ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن إسحاق بن موسي بن مهران أصبهاني (336. 430ه / 948.1038ء). حلية الأولياء وطبقات الأصفياء. بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، 1405ه / 1985ء.
75- ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن إسحاق بن موسي بن مهران أصبهاني (336. 430ه / 948.1038ء). دلائل النبوة. حيدر آباد، بهارت: مجلس دائره معارف عثمانيه، 1369ه / 1950ء.
76- نووي، ابو زكريا، يحيي بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعه بن حزام (631.677ه / 1233.1278ء). الأزكار من كلام سيد الأبرار. بيروت، لبنان: المكتبة العصريه، 1423ه / 2003ء.
77- نووي، ابو زكريا، يحيي بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعه بن حزام (631.677ه / 1233.1278ء).

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين صلي الله عليه وآله وسلم . بيروت، لبنان: دار الخير، 1412ه / 1991ء.
78- واداياشي، محمد بن علي بن احمد اندلسي (723.804ه). تحفة المحتاج إلي أدلة المنهاج. مكة المكرمه، سعودي عرب: دار حراء، 1406ه.
79- ابن همام، محمد بن محمد بن علي بن راجي الله بن سرايا بن داود (677.745ه). سلاح المؤمن في الدعاء. بيروت، لبنان: دار ابن كثير، 1414ه / 1993ء.
80 - هيثمي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابي بكر بن سليمان (735.807ه / 1335. 1405ء). مجمع الزوائد. قاهره، مصر: دار الريان للتراث + بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، 1407ه / 1987ء.
82- ابو يعلي، احمد بن علي بن مثني بن يحيي بن عيسي بن هلال موصلي تميمي (210.307ه / 825.919ء). المسند. دمشق، شام: دار المأمون للتراث، 1404ه / 1984ء.
83- ابو يعلي، احمد بن علي بن مثني بن يحيي بن عيسي بن هلال موصلي تميمي (210. 307ه / 825.919ء). المعجم. فيصل آباد، پاكستان: إدارة العلوم الأثريه، 1407ه.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com